ضبط : مولانا عبدالقیوم حقانی

جہادِ افغانستان اور دارالعلوم حقانیہ

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ اور زعماء جہاد کی بعض مجالس کی جھلکیاں

۱۶ مارچ ۱۹۸۳ء مولانا نذر نعمانی اور مولوی محمد اسلم حقانی اپنے مجاہدین رفقاء کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ حضرت اقدس سے ملنے آئے۔ حضرت شیخ کی طبیعت آج بڑی کشادہ تھی۔ بڑے ہشاش بشاش معلوم ہو رہے تھے۔ جماعت مجاہدین کی آمد سے تو اور بھی طبیعت میں نشاط آگیا۔ اور مجاہدین و حاضرین سے کافی دیر تک جہادِ افغانستان کی مناسبت سے گفتگو کرتے رہے۔ جو ارشادات قلم بند ہو سکے نذرِ قارئین ہیں:۔

فرمایا، جہاد اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے سعی اور کوشش اس میں بڑی برکتیں ہیں۔ اللہ کریم کی غیبی نصرتیں شاملِ حال رہتی ہیں۔ حضرت عکاشہؓ جب خالی ہاتھوں باطل سے برسرِ پیکار تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک چھڑی جس کا نام عون تھا عنایت فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا عکاشہ! اس چھڑی کو کفار کے مقابلہ میں استعمال کرو۔ اور اللہ کا نام لے کر جنگ کے میدان میں اس سے کفر کا مقابلہ کرو۔ یہ چھڑی تلوار کا کام دے گی۔ تو نبوت کا معجزہ اور جہاد کی برکت یوں ظاہر ہوئی کہ اس لکڑی نے جنگ بدر اور متعدد غزوات میں تلوار سے بھی بڑھ کر کام دیا۔

یہ تو حضرات صحابہ کی باتیں ہیں۔ نبوت کے معجزات اور صحابہؓ کی کرامات ہیں۔ اور خیر القرون کا مبارک دور، آج جس دور سے ہم گذر رہے ہیں۔ یہ خیر القرون سے صدیوں دور اور قربِ قیامت کا زمانہ ہے۔ ایمان کمزور اور یقین مضمحل ہو چکے ہیں۔ مگر اعلائے کلمۃ اللہ اور اللہ کے نام کی سربلندی کے لئے جہاد اور قربانی کے برکات اب بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔

آپ حضرات (افغان مجاہدین) کو تو اس کا مشاہدہ ہو رہا ہے۔ کہ خالی ہاتھ، اور بے سروسامانی، مجاہدین کے ہاتھوں ربِ قدیر نے بمبار طیاروں، دیوہیکل ٹینکوں اور ہر قسم کے جدید آتشیں اسلحہ سے لیس طاقتور فوج کو بفضل اللہ بری طرح شکست ہوئی ہے۔ یہ سب جہاد کی فضیلت و کرامت ہے۔ افغانستان کی یہ جنگ اور افغان مجاہدین کا یہ مومنانہ جہاد، درحقیقت اسلام کی فتح، جہاد کی عظمت، مجاہدین کی فضیلت اور دین و ایمان

اور نبوت کا معجزہ ہے۔ رب قدیر سب کو عزیمت اور استقامت عطا فرمائے۔ جو لوگ اس میدان میں اتر آئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو عزیمت و استقامت بھی بخش دی ہے۔ ہمارے مولانا جلال الدین حقانی۔ مولوی یونس خالص حقانی۔ مولانا دیندار حقانی اور سینکڑوں علماء و مجاہدین خاک و خون اور گولوں اور توپوں کی برستی ہوئی آگ سے کھیل رہے ہیں۔ مگر ان کے پائے استقامت میں کوئی لغزش نہیں آئی۔

مولانا جلال الدین حقانی سے خدا تعالیٰ اس وقت میدانِ جہاد میں ٹینک شکنی کا کام لے رہے ہیں کئی دفعہ گولیوں کی زد میں آئے مگر خدا کا فضل دیکھیں ہر مرتبہ محفوظ رہے۔ یہ سب خدا تعالیٰ کی قدرت کے کرشمے ہیں وہ جب چاہتا ہے جس انداز سے چاہتا ہے اپنے بندوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

میری تو اللہ کریم سے یہی دعا رہتی ہے کہ خدا تعالیٰ آپ حضرات اور تمام مجاہدینِ اسلام کو ہر آفت سے اور دشمن کے حملے سے محفوظ رکھے۔

حضرت خالد بن ولید جو اسلام کے عظیم جرنیل، فاتح اور بہت بڑے مجاہد تھے۔ ساری زندگی جہاد میں گذاری قیصر و کسریٰ جیسے شاہانِ وقت کے مقابلہ کی بڑی بڑی جنگیں لڑیں۔ شہادت کی تمنا تھی، اور شہادت کے لئے دعائیں کرتے رہے لیکن خدا تعالیٰ کو ان کی محافظت منظور تھی۔ اس لئے ان کی میدانِ جنگ میں شہید ہونے کی دعا پوری نہ ہوئی۔ جب وفات کا وقت قریب ہوا تو فرمایا :۔

لوگو! خبردار رہنا، اور یہ خیال ہرگز نہ کرنا کہ موت جنگ کی وجہ سے آتی ہے یا جو لڑتا ہے وہی مرتا ہے میری ساری زندگی تمہارے سامنے ہے۔ ہمیشہ لڑائیاں لڑتا رہا۔ بڑے بڑے معرکے سر کئے اور ہر لمحہ اور ہر گھڑی میری یہ تمنا رہتی تھی کہ اللہ پاک مجھے خلعتِ شہادت سے نوازیں۔ مگر میری یہ آرزو پوری نہ ہوئی۔

حضرت خالد کا یہ فرمانا کہ میری آرزو پوری نہ ہوئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ خدا تعالیٰ کو اس کا پورا کرنا منظور نہ تھا۔ علماء حضرات نے یہاں ایک عجیب علمی نقطہ بیان فرمایا ہے۔ کہ حضرت خالد بن ولید کو لسانِ نبوت سے سیف من سیوف اللہ کا خطاب ملا تھا۔ تو تلوار کا کام کاٹنا ہے کٹنا نہیں اگر بالفرض حضرت خالد کسی غزوہ میں شہید ہو جاتے اور تلوار کی دھار سے کٹ جائے تو مشرکین مذاق اڑاتے اور کہتے کہ یہ کیسی تلوار ہے جو مخلوق کے ہاتھوں سے کٹ گئی۔ درحقیقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیا ہوا خطاب "سیف اللہ" اللہ تعالیٰ کو اس کی لاج رکھنا منظور تھا اس لئے حضرت خالد کو کٹنے سے محفوظ رکھا۔

(مجاہدین سے) ہم بوڑھوں کو بھی اپنی دعاؤں بالخصوص میدان جنگ کے اوقات کی مستجاب دعاؤں میں نہ بھلانا اور اپنے مقبول دعاؤں میں یاد فرما کر ہم گناہ گاروں پر احسان کریں ـــــ آپ حضرات بھی اِنَّا جَعَلْنَا فِی اَعْنَاقِہِمْ الخ .... اور شَاہَتِ الْوُجُوہ کا وظیفہ پڑھ لیا کریں۔ اللہ پاک معاونت بھی فرمائیں گے

اور محافظت بھی۔ ہمارے اکابر اساتذہ اور اسلاف نے اس آیت کے ورد کے بے شمار فوائد اور ثمرات بیان فرمائے ہیں۔ میں نے اپنے مشائخ سے ماموں اللہ بخش نامی جن کا قصہ سنا ہے اور بارہا سنا ہے جو احمد آباد سے بھاگ کر گنگوہ آگیا تھا۔ اور پھر یہاں اپنی آمد کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا کرتا تھا۔ کہ میں نے احمد آباد میں ایک عورت کو ستانا شروع کیا تو اس کے رشتہ دار اس کے لئے کئی عاملوں کو لاتے رہے جو عامل بھی آتا میں دھمکی دھونس اور زدوکوب سے اس کا خوب نوٹس لیتا۔ آخر ایک ایسے آدمی کو لایا گیا جو بظاہر اپنے سادہ لباس اور وضع قطع سے ایک معمولی انسان معلوم ہوتے تھے۔ میں نے انہیں بھی دھمکی دے دی کہ تیری طرح بیسیوں عامل آئے اور میرا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ اور میرے ساتھ چھیڑ خوانی پر کوئی اچھا خاصہ نتیجہ بھی مرتب نہ ہو سکا۔ میں نے عامل سے کہا کہ تیرا بھی وہی انجام ہوگا جو پہلوں کا ہوتا رہا۔

اتنے میں اس عامل نے " انا جعلنا فی اعناقھم اغلالاً الخ (الآیۃ) کی آیت پڑھنی شروع کردی مکمل کی تو میرے سامنے ایک بہت بڑی دیوار حائل ہوگئی۔ اس عامل نے مجھے کہا کہ عورت کو چھوڑ دو۔ ورنہ ابھی قید کرتا ہوں۔ میں اپنی ضد پر رہا اور عامل کو ایک دوسری دھمکی سنا ڈالی۔ کہ عامل نے پھر اسی آیت کو پڑھا تو میرے پیچھے بھی ایک مضبوط دیوار کھڑی ہوگئی۔ پھر عامل آیت پڑھتے گئے اور میرے اردگرد دیواریں چڑھتی گئیں اور میں ایک مضبوط حصار میں بند ہوگیا۔ اور اپنی نجات بھاگ جانے میں پائی۔ لہٰذا وہاں سے بھاگ کر اب گنگوہ حاضر ہوا۔ اور یہاں آکر پناہ لی ہے۔

بہرحال میں عرض یہ کر رہا تھا کہ یہ سب قرآنی آیات اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اوراد اور وظائف کی برکات ہیں جو مخلصین و صالحین کو حاصل ہوتے ہیں۔

اللہ کریم نے جس طرح جہاد میں بے پناہ برکتیں رکھی ہیں اسی طرح مجاہدین کے مقام اور نام میں بھی کثیر برکتیں ہیں۔ امام بخاری نے تمام بدری مجاہدین (صحابہ) کے نام یک جا ذکر کئے ہیں جو بھی ان اسماء کے وسیلہ سے دعا کرتا ہے۔ اللہ پاک اس کی دعا کو قبول فرماتے ہیں۔ اور اگر کسی کی دعا قبول نہیں ہوتی تو اس کے یہ معنی نہیں کہ مجاہدین کے اسماء میں برکت نہیں۔ بلکہ اس کی کئی اور وجوہات ہوسکتی ہیں۔ مثلاً قبولیت دعا کی جو شرائط ہیں وہ مفقود ہیں۔ اور عدم قبولیت دعا بعض اوقات عدم خلوص کا نتیجہ بھی ہوسکتا ہے۔ خدا کے حضور دعا کوئی عام منتر اور جادو نہیں بلکہ دعا میں خشوع و خضوع یقین و ایمان کے ساتھ ساتھ احترام، عظمت اور فضیلت کو بھی سامنے رکھنا ہوتا ہے۔ اب تو بحمداللہ مجاہدین کی برکتوں کے طفیل بہت سے علاقوں میں ارزانی اور رزق کی کشادگی کی خبریں بھی آرہی ہیں من یہاجر فی سبیل اللہ۔ روسی دشمن اور ببرک کارمل کا خیال تھا کہ مجاہدین و مہاجرین بھوکوں مرجائیں گے مگر آج وہ مجاہدین کے ساتھ اللہ کی نصرت دیکھتے ہیں اور ان کے رزق کی کشادگی کے ساتھ ساتھ ان کو میدان کارزار میں کامیاب دیکھتے ہیں تو ان کی ناک خاک آلود ہو جاتی ہے میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ سب حضرات مجاہدین کے اپنے خلوص و دیانتداری کے نتائج ہیں اللہ کریم مزید استقامت دے۔